سوال

(404) لاؤڈ اسپیکر پر خطبہ دینا اور امام کا قرات کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لاؤڈ اسپیکر پر خطبہ دینا اور امام کا قرات نماز ادا کرنا جائز ہے یا ناجائز نیز اگر کوئی ایسا کرے تو اس کی اور جماعت کی نماز ہوسکتی ہے یا نہ ؟ (عبد الخالق سری نگر)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نیک نیتی سے جائز ہے۔ واللہ یعلم المفسد من المصلح (19 جمادی الاخر 64 ہجری)

شرفیہ

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سب سے بڑا مجتمع حجۃ الوداع کا تھا اس میں آپ ﷺ نے عید کے دن خطبہ فرمایا تو آپ ﷺ تقریر فرماتے تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ آپ کے ترجمان اور مبلغ تھے۔

"عن رافع بن عمرو المزنی قال قرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یخطب الناس بمنی حین ارتفع الضحی علی بغلة شہباء وعلی یعبر والناس بینہ قالو وفاعد انفہی (سنن ابی داود ص 277 وقال فی تنفیح رجالہ موثقون واخرجہ ایضا النسائی ج 1 ص 138)

سنت تو یہ تھی مگر چونکہ اب کل جدید لذیذ کی بلا عموم البلوی ہے اور بعض اصحاب رضوان اللہ عنھم اجمعین نے جدل سے اباحت بتائی ہے خیر سنت نہ سہی اباحت ہی سہی مگر یہ امر امام کو نماز میں جائز نہیں۔ اس لئے کہ خطبے میں تو مقصود اسماع سامعین ہے۔ یعنی سب کو سنانا مقصود ہے۔ اور نماز میں قرات یا تکبیر میں بعض کا اسماء کافی ہے۔ اس لئے کہ صحیح بخاری میں ہے۔ کے حضور ﷺ کی علالت کے وقت آپ امام تھے۔ اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکبر تھے۔ ثابت ہوا کہ آپ کی آواز پست تھی۔ تکبیر بھی سبکو نہ سنی جاتی تھی۔ اور حجۃ الوداع میں تکبیر کا ثبوت نہیں ثابت ہوا کہ امام کی قرات وتکبیر کا سب کو سنانا ضروری نہیں۔ لہذا بلا ضرورت ایک چیز کو مقصد بنانا نماز میں لاؤڈ اسپیکر لگانا تشریع جدید ہے۔ نیز آگے چل کر خطرہ ہے۔ کہ لوگ مقتدی اور امام اپنے اپنے میں اس کی اقتداء کرکے مساجد کو معطل کردیں۔ اور نماز کھلیل بن جائے۔ (ابو سعید شرف الدین دہلوی)

لاؤڈ اسپیکر

کے جواز پر علمائے اسلام کا عام طور پر اتفاق ہوچکا ہے۔ عدم جواز کے قائلین اس کا ثبوت نہں دے سکے۔ اور نہ ی اس کے عدم جواز اور ممانعت پر کوئی دلیل ملتی ہے۔ (مفتی اہل حدیث سوہدرہ پنجاب پاکستان 24 اگست 1951ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]()

جلد 01 ص 590

محدث فتویٰ